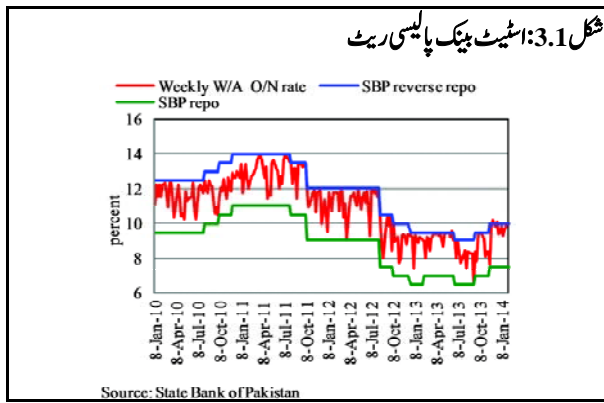


3 گرائی اور زری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ



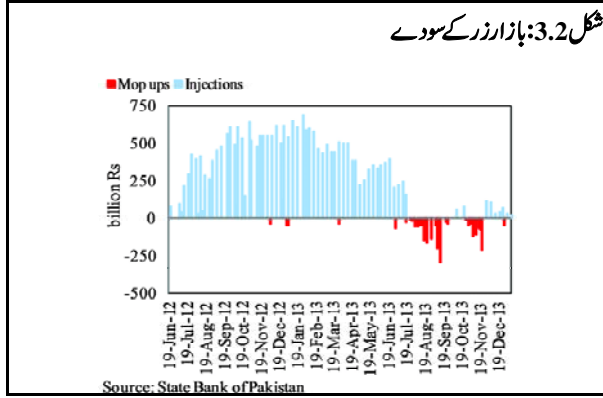
سال کی پہلی ششماہی کے دوران ایک بہت نمایاں پہلو اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف میں تبدیلی تھی جو زری سے ہٹ کر بتدریج سختی کی طرف بڑھا۔ اسٹیٹ بینک نے ستمبر اور نومبر 2013ء میں اپنے زری پالیسی فیصلوں میں پالیسی ریٹ 50، 50 بی پی ایس بڑھایا (شکل 3.1)۔¹ پالیسی موقف میں یہ تبدیلی بنیادی طور پر ان عوامل کا نتیجہ تھی: (i) گرائی کی بلند ہوتی توقعات، اور (ii) بڑھتے ہوئے بیرونی خسارے کے پس منظر میں بازار مبادلہ کو پرسکون کرنے کی ضرورت۔

مالی سال 14ء کی پہلی ششماہی کے خاتمے کے قریب کچھ بہتری دکھائی دی۔ دسمبر 2013ء میں پاکستان کے بیرونی شعبے پر دباؤ کم ہو گیا اور سال کی دوسری ششماہی میں بھی کم رہنے کا امکان ہے کیونکہ پہلی ششماہی میں آئی ایم ایف کو بھاری ادائیگیاں کی جا چکی ہیں۔ اس کے ہمراہ گرائی کے منظر نامے میں بہتری اور شرح مبادلہ میں استحکام (اور قدر میں حالیہ اضافے) سے اسٹیٹ بینک کو یہ موقع ملا کہ جنوری اور مارچ 2014ء میں اعلان کردہ زری پالیسی فیصلوں میں پالیسی ریٹ کو 10.0 فیصد پر برقرار رکھے۔

سال بسال عمومی گرائی جو س 14ء کے اوائل ہی سے بڑھ رہی ہے نومبر 2013ء میں دو ہندسی ہو گئی اور پھر دسمبر 2013ء میں گھٹ کر 9.2 فیصد پر آ گئی۔ س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران گرائی کے دباؤ میں یہ اضافہ ان عوامل سے منسوب کیا جاسکتا ہے: (i) رسدی مسائل کے باعث تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں بہت زیادہ تغیر، (ii) گندم اور اس سے متعلقہ مصنوعات کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، (iii) جی ایس ٹی کی شرح میں اضافہ، اور (iv) ایندھن اور بجلی پر زراعت میں کمی، جس سے توانائی کی مقررہ قیمتیں بڑھ گئیں۔ گرائی کی توقعات اس لیے بھی بڑھیں کہ گھرانے اور کاروباری ادارے اپنی توقعات گندم اور پیٹرولیم کی قیمتوں اور شرح مبادلہ کی حرکت سے منسلک کرتے ہیں۔

بہر حال دسمبر 2013ء سے گرائی کا دباؤ کم ہو گیا ہے کیونکہ رسدی مسائل کی شدت میں کمی آنے کے بعد تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتیں گھٹ

¹ یہ بات قابل ذکر ہے کہ س 12ء اور س 13ء کے دوران پالیسی ریٹ میں 500 بی پی ایس کا مجموعی اضافہ ہوا۔



گئیں۔² مزید یہ کہ دسمبر 2013ء سے پاکستانی روپے کی مساوات پر دباؤ بھی کم ہو گیا ہے اور حکومت اسٹیٹ بینک سے اپنی گرانی پیدا کرنے والی قرض گیری میں کمی لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ سال کی اوسط گرانی 8.5 سے 9.5 فیصد کی حدود میں رہنے کا امکان ہے۔

مہنگائی کے علاوہ شعبہ بینکاری سے حکومتی قرض گیری کے تسلسل اور بیرونی شعبے کی جاری

کمزوریوں نے مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرعی شعبے پر بہت اثر ڈالا۔ یہ دونوں عوامل رسد زر کو مختلف سمتوں میں جھکیل رہے تھے، یعنی حکومتی قرض گیری زرعی توسیع کا باعث بن رہی تھی جبکہ بیرونی کھاتوں میں بگاڑ کا اثر انقباضی (contractionary) تھا۔ خالص لحاظ سے دیکھا جائے تو زرعی توسیع (زر) 2 مئی 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران صرف 6.0 فیصد بڑھا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 8.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔

دوسری سہ ماہی میں حکومتی قرض گیری کا ہدف حاصل نہ ہوسکا

زرعی توسیع کا باعث بننے والے عوامل سے پتہ چلتا ہے کہ میزانی ماکاری کے لیے حکومتی قرض گیری مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں 518.1 ارب روپے سے کم ہو کر مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں 471.7 ارب روپے ہو گئی (جدول 3.1)۔ تاہم حکومت اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کا آخر دسمبر 2013ء کا ہدف پورا نہ کر سکی جو آئی ایم ایف سے طے پایا تھا۔³ مزید برآں، حکومت اسٹیٹ بینک ایکٹ کے مطابق دونوں سہ ماہیوں کے آخر تک اسٹیٹ بینک سے اپنی قرض گیری کو صرف تک محدود نہ کر سکی۔⁴ خالص لحاظ سے حکومت نے سال کی دوسری سہ ماہی میں اسٹیٹ بینک سے 83.7 ارب روپے قرض لیے جو پہلی سہ ماہی میں لیے گئے 379.2 ارب روپے کے علاوہ ہیں۔

زرعی ادخالات کے طویل مرحلے کے بعد اسٹیٹ بینک نے سیالیت کا انجذاب شروع کر دیا

پہلی سہ ماہی میں زرمبادلہ کے گرتے ہوئے ذخائر کے پیش نظر بازار مبادلہ سے اسٹیٹ بینک کی خریداریوں، ستمبر 2013ء تک اسٹیٹ بینک کی فنڈنگ پر حکومت کے بڑھتے ہوئے انحصار اور قلیل مدتی حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کرنے میں کمرشل بینکوں کے گریز کی وجہ سے بین الینک منڈی میں اضافی سیالیت پیدا ہوئی۔⁵ اس صورت حال نے نہ صرف اسٹیٹ بینک کی جانب سے ادخالات کا طویل دور جو مئی 12ء اور مئی 13ء میں دیکھا گیا تھا ختم کر دیا بلکہ اسٹیٹ بینک کو سیالیت کے انجذاب پر بھی مجبور کیا تا کہ بازار زر کی شرحیں شرح سود کو ریڈر کے اندر رہیں (شکل 3.2)۔

² تازہ فصلوں کی آمد سے تلف پذیر غذائی اشیاء کی ماہ ماہ قیمتوں میں دسمبر 2013ء میں 25.6 فیصد کمی ہوئی۔

³ آخر دسمبر 2013ء میں مرکزی بینک سے خالص میزانی قرض گیری کا واجب الادا اسٹاک (نقد کی بنیاد پر) 2611.1 ارب روپے تھا جبکہ آئی ایم ایف کا ہدف 2560 ارب روپے تھا۔

⁴ فروری اور مارچ 2014ء میں دو طرفہ بیرونی آمد رقم اور مئی 14ء کی پہلی ششماہی میں متوقع دیگر بیرونی رقم کی بنا پر آئندہ ان اہداف کو پورا کرنا آسان ہوگا۔

⁵ یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینک اپنے عرصیت پورے کرنے والے فی بلز میں موجودہ شرحوں پر دوبارہ سرمایہ کاری کرنے سے گریزاں تھے کیونکہ وہ شرح سود میں اضافے کی توقع کر رہے تھے۔ ستمبر 2013ء میں زرعی پالیسی فیصلے کے اعلان سے قبل کمرشل بینکوں نے مئی 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہونے والی پانچ فی بل بیلیوں میں صرف 812.3 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ 1384.34 ارب روپے کی میعاد پوری ہوئی تھی اور ہدف 1350 ارب روپے تھا۔

جدول 3.1: پہلی ششماہی کے دوران زری مجموعے						
بہاؤ ارب روپے، ہمو فیصد						
پہلی ششماہی میں نو		سہ ماہی بہاؤ (م 14ء)		مجموعی بہاؤ		
م 14ء	م 13ء	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	م 14ء	م 13ء	
6.0	8.0	506.4	21.5	527.9	612.4	زروی (زر)
-80.0	3.2	-42.0	-173.2	-215.2	17.2	خالص بیرونی اثاثے
-172.9	-15.2	-83.7	-146.1	-229.8	-59.9	اسٹیٹ بینک
10.8	55.8	41.7	-27.1	14.6	77.1	جدولی بینک
8.7	8.4	548.4	194.6	743.0	595.3	خالص ملکی اثاثے
17.2	18.1	161.2	174.2	335.5	272.3	اسٹیٹ بینک
6.1	5.8	387.2	20.4	407.6	323.0	جدولی بینک
						خالص ملکی اثاثوں کے اہم اجزا
6.6	11.2	203.7	176.7	380.5	478.3	حکومتی شعبے کی قرض گیری
9.0	13.6	271.7	200.0	471.7	518.1	اعانت میزانیہ کے لیے*
20.9	-12.7	83.7	379.2	462.8	-216.2	اسٹیٹ بینک
0.3	35.1	188.1	-179.1	8.9	734.3	جدولی بینک
-19.1	-8.9	-67.4	-22.0	-89.4	-38.8	اجناسی سرگرمیاں
10.2	4.0	357.9	17.6	375.4	144.8	غیر حکومتی شعبہ
9.6	3.1	338.7	-17.4	321.3	104.5	نئی شعبے کو قرضہ
18.9	15.7	19.3	35.1	54.3	40.3	پی ایس ایز کو قرضہ
1.6	3.5	-13.2	0.3	-12.9	-27.9	دیگر مددیں خالص
* ان اعداد و شمار کی وزارت خزانہ کی بنیاد پر حکومتی قرض گیری کے اعداد و شمار دیتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک کا زری سروے واجب الوصول (accrual) کی بنیاد پر مرتب کیا جاتا ہے۔						
ماخذ: بینک دولت پاکستان						

ستمبر 2013ء میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں اضافے نے حکومت کو موقع دیا کہ اپنی کچھ قرض گیری اسٹیٹ بینک سے کمرشل بینکوں کو منتقل کرے۔ نتیجتاً م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کمرشل بینکوں سے خالص میزانی قرض گیری 188.1 ارب روپے تک پہنچ گئی جبکہ سال کی پہلی سہ ماہی میں 179.1 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔

حکومتی قرض گیری کے علاوہ نئی شعبے کو قرضہ بھی م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھا۔ نئی شعبے نے م 14ء کی پہلی ششماہی میں 321.3 ارب روپے قرض لیے جو م 13ء کی پہلی ششماہی سے تین گنا ہے۔ اس اضافے کی اہم وجوہ میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی بھرپور نمو، قرضے کا موسمی استعمال اور تجارتی مالکاری کی طلب شامل ہیں۔ آخراً، م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری بھی 8.3 فیصد بڑھ گئی جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 3.2 فیصد بڑھی تھی۔

جدول 3.2: خالص بیرونی اثاثے اور اتحادی سپورٹ فنڈ			
ارب روپے			
خالص بیرونی اثاثے	اتحادی سپورٹ فنڈ	خالص بیرونی اثاثے منہما اتحادی سپورٹ فنڈ	
11.8	104.1	-92.3	پہلی سہ ماہی م س 13ء
5.4	66.1	-60.7	دوسری سہ ماہی م س 13ء
-178.3	0.0	-178.3	تیسری سہ ماہی م س 13ء
-102.1	0.0	-102.1	چوتھی سہ ماہی م س 13ء
-173.2	0.0	-173.2	پہلی سہ ماہی م س 14ء
-42.0	31.9	-73.9	دوسری سہ ماہی م س 14ء
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

3.2 زری مجموعے

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں زرو سبج کی رسد (زر) 527.9 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 612.4 ارب روپے بڑھی تھی۔ زر 2 میں یہ سست روی بنیادی طور پر بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں کے خالص سکڑاؤ کی وجہ سے دیکھنے میں آئی جس سے خالص ملکی اثاثوں کا توسیعی اثر جزوی طور پر زائل ہو گیا (جدول 3.1)۔

3.2.1 خالص بیرونی اثاثے

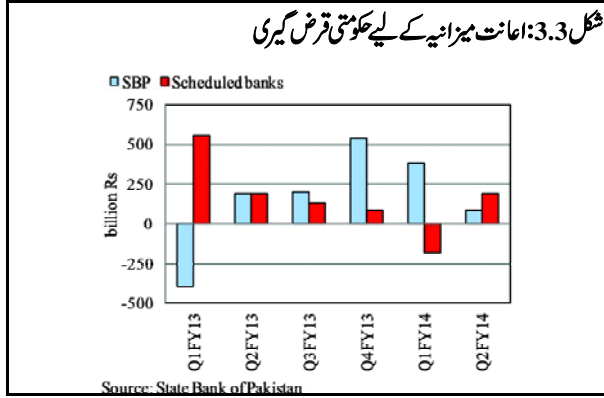
م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں یک لخت 215.2 ارب روپے کمی ہوئی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 17.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ بینکاری نظام کے اندر یہ سکڑاؤ تمام تر اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کی وجہ سے آیا کیونکہ بیرونی خسارے کی مالکاری کا بوجھ زیادہ تر مرکزی بینک پر پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں آمد رقوم کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ سے اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں کا اسٹاک اکتوبر 2001ء کے بعد پہلی بار منفی ہوا ہے۔⁶ خالص بیرونی اثاثوں میں عبوری تبدیلیوں سے نشانہ ہی ہوتی ہے کہ سال کی پہلی سہ ماہی میں بڑا سکڑاؤ واقع ہوا جبکہ دوسری سہ ماہی میں 322.0 ملین ڈالر اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقم سے بینکاری نظام کے مجموعی خالص بیرونی اثاثوں میں مجموعی بگاڑ کو روکنے میں مدد ملی (جدول 3.2)۔

3.2.2 خالص ملکی اثاثے

م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں خالص سکڑاؤ کے برعکس بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثے 743.0 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 595.3 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا (جدول 3.1)۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص ملکی اثاثوں میں اضافہ میزانی مالکاری کے لیے حکومتی قرض گیری اور نجی شعبے کو قرضے میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جس میں اوّل الذکر کا اثر زیادہ تھا۔

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے بینکاری نظام سے 271.7 ارب روپے قرض لیے جبکہ پہلی سہ ماہی میں 200.0 ارب روپے لیے تھے۔ بینکاری نظام کے اندر حکومت نے اسٹیٹ بینک کی فنڈنگ پر بہت انحصار کیا۔ حکومت نے اسٹیٹ بینک سے 462.8 ارب روپے قرض لیے جو م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بینکاری شعبے سے حکومتی قرض گیری کا 98.16 فیصد تھا۔

⁶ اس سے ظاہر ہے کہ اسٹیٹ بینک کے بیرونی واجبات اس کے بیرونی اثاثوں کی تحویل سے تباہ کر گئے ہیں۔



بینکاری نظام کے اندر سال کی دوسری سہ ماہی میں خسارے کی مالکاری کے ذریعے میں تبدیلی آئی۔ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں مالیاتی حکام نے مرکزی بینک پر بہت انحصار کیا تھا اور کمرشل بینکوں کا کچھ قرض واپس کیا تھا تاہم دوسری سہ ماہی میں یہ رجحان برعکس ہو گیا (شکل 3.3)۔ اس کا بنیادی سبب اسٹیٹ بینک کے زری پالیسی موقف میں تبدیلی تھی۔ ستمبر 2013ء میں پالیسی ریٹ میں 50 بی پی ایس اضافے نے حکومتی تمسکات میں کمرشل بینکوں کی دلچسپی بحال کر دی جس سے مالیاتی حکام کو مرکزی بینک سے اپنی قرض گیری محدود کرنے میں مدد ملی۔⁷ تاہم حکومت اسٹیٹ بینک ایکٹ کے مطابق اپنی سہ ماہی قرض گیری کو صرف تک محدود کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، حکومت اسٹیٹ بینک سے اپنی قرض گیری کو آئی ایم ایف کے ساتھ طے کردہ حدود میں رکھنے میں بھی کامیاب نہ ہوئی۔

جدول 3.3: اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضے

ارب روپے			
مجموعی بہاؤ پہلی ششماہی		حصہ (فیصد)	آخر دسمبر 2013 تک
م س 14ء	م س 13ء		
-86.2	-66.3	72.8	275.3
-3.0	5.2	11.2	42.4
-0.3	22.3	15.8	59.7
0.0	-0.1	0.3	1.0
-89.4	-38.8	100.0	378.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

اجناسی سرگرمیاں⁸

سال کی پہلی ششماہی کے دوران 89.4 ارب روپے کی خالص واپسی کے ساتھ آخر دسمبر 2013ء تک اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضوں کا واجب الادا اسٹاک 378.3 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص واپسی گذشتہ سال کی اسی مدت میں واپس کی گئی رقم کے دگنے سے بھی زیادہ تھی۔

مزید برآں، پچھلے سال کے برخلاف جب واپسی میں تمام تر گندم کے قرضوں کی ادائیگیاں شامل تھیں، م س 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص واپسی وسیع البنیاد تھی (جدول 3.3)۔

⁷ کمرشل بینکوں نے زری پالیسی موقف میں 13 ستمبر 2013ء سے 31 دسمبر 2013ء کے درمیان تبدیلی کے بعد منعقد ہونے والی ٹی بل نیلامیوں میں 3225.6 ارب روپے کی پیشکش کی جبکہ مجموعی ہدف 12350.0 ارب روپے تھا۔ براہ کرم نوٹ نمبر 4 بھی دیکھئے۔

⁸ اس سیکشن میں کی گئی بحث ملکی سرکاری شعبے کی اجناسی سرگرمیوں پر مبنی ہے۔

جدول 3.4: م 14ء میں پی ایس ایز کو قرضے			
ارب روپے			
پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
17.3	12.2	5.2	پارکو
53.7	31.7	22.1	پی ایس او
13.2	2.1	11.1	واپڈا
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

گندم کی خریداری کے قرضے، جو آخر دسمبر 2013ء تک اجناسی مالکاری کے 72.8 فیصد کا باعث تھے، م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں سے خالص 86.2 ارب روپے کیے گئے جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 66.3 ارب روپے تھی (جدول 3.3)۔ اس کا بڑا سبب صوبائی محکمہ ہائے

خوراک کی جانب سے گندم کے اسٹاک کی تیزی سے آف لوڈنگ تھی تاکہ م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں گندم کی قیمت مستحکم کی جاسکے۔⁹ اس کے ہمراہ پچھلے سال کے بچے ہوئے کم اسٹاک نے ملک میں گندم کے اسٹاک کو آخر دسمبر 2013ء تک آخر فروری یعنی نئی فصل کی آمد سے پہلے کی سطح تک پہنچا دیا۔¹⁰ تاہم یہاں کہنا ضروری ہے کہ پاکستان میں اب بھی گندم کے اتنے ذخائر موجود ہیں کہ ملکی ضروریات پوری ہو جائیں۔

جہاں تک کھاد کا تعلق ہے، ملکی پیداوار میں اضافے سے ٹی سی پی کی قرض گیری کی ضروریات کم ہو گئیں۔¹¹ اسی طرح م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران چینی کی خریداری کے قرضوں میں بھی خالص واپسی دیکھی گئی کیونکہ ٹی سی پی نے تیزی سے اپنا چینی کا اسٹاک آف لوڈ کیا۔

ان سازگار حالات کے باوجود خریداری ایجنسیوں کی کمرشل بینکوں کے مہنگے قرضے واپس کرنے کی صلاحیت جمع شدہ قابل وصولی رقوم کی وجہ سے متاثر ہوئی۔ آخر دسمبر 2013ء تک مجموعی قابل وصولی رقوم 267.7 ارب روپے تھیں جن میں سے 173.4 ارب روپے حکومت کی جانب سے زر اعانت کی ادائیگی کی مد میں تھے۔ مجموعی طور پر یہ قابل وصولی رقوم م 14ء کی پہلی ششماہی کے آخر میں واجب الادا اجناسی مالکاری کا 70.7 فیصد تھیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قابل وصولی رقوم کی وصولی جلد ہو تو اجناسی سرگرمیوں کے لیے واجب الادا قرضے لوٹانے میں مدد ملے گی۔ تاہم مالیاتی دباؤ کے پیش نظر اس کا امکان نظر نہیں آتا۔ چنانچہ ہو سکتا ہے کہ خریداری ایجنسیوں کو اپنے قرضے واپس کرنے میں دشواری ہو۔ جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی سالانہ اور سہ ماہی رپورٹوں میں بار بار واضح کیا گیا ہے، زراعت کی بروقت ادائیگی سے نہ صرف مالیاتی شفافیت کو بہتر بنانے میں مدد ملے گی بلکہ یہ عمل حکومت کے لیے مؤثر بہ لاگت بھی ہوگا۔

سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں کے قرضے

م 14ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (PSEs) کو خالص قرض گاری 54.3 ارب روپے بڑھ گئی جبکہ پچھلے برس کی اسی مدت میں 40.3 ارب روپے بڑھی تھی۔ اداروں کے درمیان تقسیم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ توانائی کے شعبے کی پی ایس ایز نے قابل وصولی رقوم جمع ہوجانے کے بعد شعبہ بینکاری سے قرضے لیے (جدول 3.4)۔

⁹ م 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران گندم کی قیمتوں میں 27.8 فیصد سال بسال کا اضافہ ہوا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 24.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

¹⁰ دیکھئے شکل 3.9۔

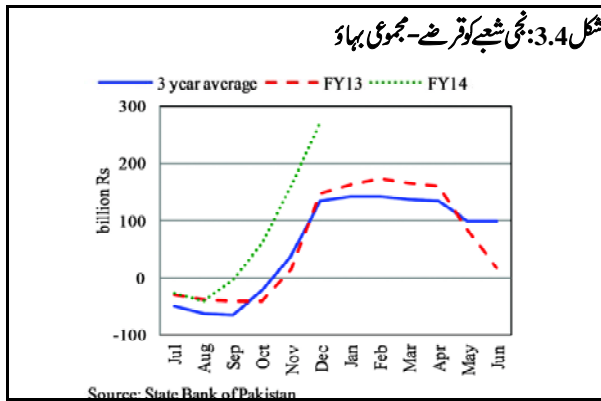
¹¹ م 14ء کی پہلی ششماہی میں کھاد کی درآمدات 427.6 ملین ڈالر تھیں جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 478.3 ملین ڈالر رہی تھی۔ کھاد میں ڈی اے پی کی درآمد کا حصہ م 14ء کی پہلی ششماہی میں 61.5 فیصد تھا جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 43.0 فیصد تھا۔

3.3 نجی شعبے کو قرضہ

م 14ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کو قرضے میں 321.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 104.5 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (جدول 3.5)۔ یہ بھاری اضافہ ان وجوہ کی بنا پر ہوا: (i) حقیقی لحاظ سے قرض گیری کی پست تر لاگت¹²، (ii) بجلی اور گیس کی دستیابی میں کچھ بہتری جس سے بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبے کی جانب سے قرض کی طلب بڑھی اور (iii) صنعتی سرگرمی پر حکومت کی توجہ کی بنا پر کاروباری اعتماد میں اضافہ۔ ان بڑے عوامل کے علاوہ کچھ مخصوص حالات نے بھی نجی شعبے کو قرضہ بڑھانے میں کردار ادا کیا جیسے پیداواری استعداد میں اضافہ، مصنوعات کا تنوع، توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری وغیرہ۔

جدول 3.5: نجی شعبے کو قرضے میں تبدیلی					
ارب روپے					
م 14ء			م 13ء		
پہلی ششماہی	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی ششماہی	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ
321.3	338.7	-17.4	104.5	189.5	-84.9
مجموعی					
جس میں					
271.8	274.8	-3.0	146.5	186.1	-39.6
نجی کاروبار کو قرضہ					
6.5	5.2	1.4	11.2	12.3	-1.1
نجی اسٹاک میں سرمایہ کاری					
18.1	4.7	13.4	6.6	8.4	-1.8
صارفی ماکاری					
-13.3	2.9	-16.2	-78.3	-12.6	-65.7
غیر بینک مالی کپنوں کو قرضہ					
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

شکل 3.4: نجی شعبے کو قرضے - مجموعی بہاؤ

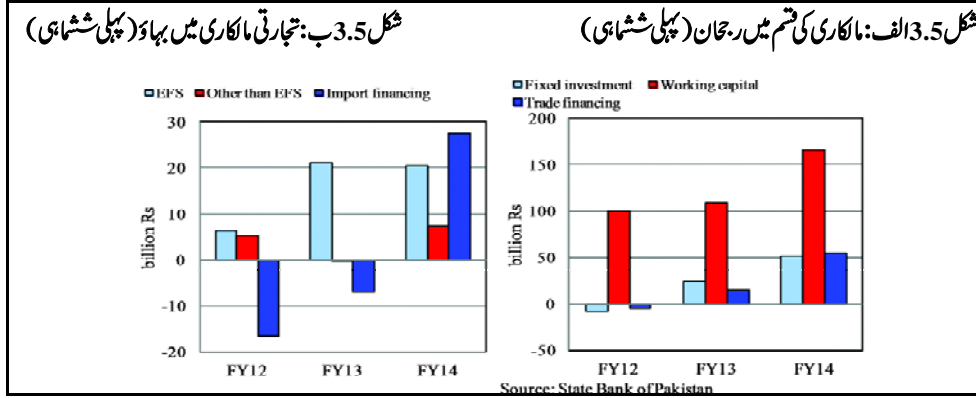


م 14ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضے کے اندر نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضے 271.8 ارب روپے بڑھے جبکہ م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان میں 146.5 ارب روپے اضافہ ہوا تھا (شکل 3.4)۔ چاول اور کپاس کی خریداری کے لیے عمومی موسمی طلب کے علاوہ دیگر شعبوں کو قرضے بھی م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران تیزی سے لیے گئے۔¹³

قرضوں کی شعبہ وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے قرضوں میں وسیع البہاؤ اضافہ ہوا کیونکہ شعبوں اور ذیلی شعبوں کی بڑی تعداد کی جانب سے قرضے کا استعمال بڑھا۔ نجی کاروباری اداروں کو قرضوں کی تقسیم بلحاظ نوعیت سے بھی ظاہر ہے کہ تینوں زمروں (یعنی تجارتی ماکاری، معینہ سرمایہ کاری اور جاری سرمایہ) میں م 14ء کی پہلی ششماہی کے دوران اضافہ ہوا (شکل 3.5 الف)۔

¹² م 14ء کی پہلی ششماہی میں نئے قرضوں پر سال ب سال گرانی سے مطابقت شدہ شرح قرض گاری اوسطاً 1.2 فیصد تھی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں 3.5 فیصد رہی تھی۔

¹³ نجی شعبے کو قرضے کے موسمی انداز کے مطابق قرضے میں توسیع سال کی دوسری سرمایہ میں مرکز رہی جبکہ م 14ء کی پہلی سرمایہ میں 17.4 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی تھی۔



قرضے کے موسمی استعمال سے جاری سرمائے میں اضافے کی جزوی وضاحت ہوتی ہے

- م س 14ء کی پہلی ششماہی میں چاول کے پروسیسنگ یونٹوں نے 30 ارب روپے کا جاری سرمایہ حاصل کیا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 17.6 ارب روپے تھی۔ اس قرضے میں یہ بھاری اضافہ بنیادی طور پر چاول کی بڑھی ہوئی پیداوار اور چاول کی برآمدات کی اچھی نمو کی بنا پر ہوا۔¹⁴
- اسپننگ، ویونگ اور فٹنگ کی صنعتوں میں کپاس کی خریداری کے لیے قرضے کی طلب مستحکم رہی جس کے اسباب یہ تھے: (i) منڈی میں کپاس کی جلد آمد،¹⁵ (ii) ٹیکسٹائل ملوں کا زیادہ کپاس خریدنا تاکہ جی ایس پی پلس ملنے کے بعد یورپی یونین سے متوقع طلب کو پورا کیا جاسکے، اور (iii) کپاس کے برآمد کنندگان کی طلب میں اضافہ۔
- عائضی صارفی مصنوعات کے شعبے کی جانب سے جاری سرمائے کی بڑھی ہوئی ضروریات نے بھی قرضے کی طلب میں اضافہ کیا۔¹⁶
- شعبہ بجلی کو جاری سرمایہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 22.3 ارب روپے بڑھ گیا جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 5.4 ارب روپے تھی (جدول 3.6)۔ یہ بھاری اضافہ بجلی کے شعبے میں استعداد کے بہتر استعمال کی بنا پر تھا جو آخر م س 13ء میں گردش قرضے کے تصفیے کے بعد ممکن ہوا جس سے بجلی کے شعبے کو قرضے دینے کی گنجائش پیدا ہو گئی۔¹⁷ دلچسپ امر یہ ہے کہ بعد کے مہینوں میں قابل وصولی رقم کے دوبارہ جمع ہونے سے بینکوں سے قرضے لینے کی ضرورت پھر پیدا ہو گئی۔

- م س 14ء کی پہلی ششماہی میں کامرس اور تجارت کو جاری سرمائے کے قرضوں میں بھی اضافہ ہوا جس کی وجہ خرید و فروخت کی سرگرمیوں

¹⁴ م س 14ء کے دوران چاول کی پیداوار 6.4 ملین ٹن تک پہنچ گئی جو صرف سال کے ہدف 6.2 ملین ٹن سے متجاوز تھی بلکہ پچھلے سال کی پیداوار 5.5 ملین ٹن سے بھی زیادہ تھی۔ مزید یہ کہ چاول کی پیداوار م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 966.6 ملین ڈالر ہو گئی جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 749.3 ملین ڈالر تھیں (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

¹⁵ بدلے ہوئے موسمی انداز کی وجہ سے خصوصاً پنجاب میں کپاس کی فصل جلد پکنے سے منڈی میں کپاس کی آمد بہتر ہو گئی۔

¹⁶ بیٹھے اور دیگر مشروبات ساز اداروں میں جاری سرمائے میں خاصا اضافہ دکھائی دیا جس کا سبب مشروبات کی ایک صف اول کی کمپنی کی جانب سے طلب میں اضافہ تھا جس نے اپنی کارروائیاں بڑھانے کے لیے ماکاری حاصل کی۔ نیز بیکری کی مصنوعات کی بڑھتی ہوئی طلب اور کئی کی قیمتوں میں اضافے نے بھی م س 14ء کی پہلی ششماہی میں قرضے کو بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

¹⁷ یہ بات قابل ذکر ہے کہ قرضے کا اضافہ سال کی پہلی سرمایہ میں مرکوز رہا۔ دوسری سرمایہ میں شعبہ توانائی کے قرضے کم ہوئے کیونکہ متعدد بجلی گھر موسم سرما میں گیس کی قلت کی وجہ سے اپنی سرگرمیاں برقرار نہ رکھ سکے۔

جدول 3.6: پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں خالص تبدیلی 1										
ارب روپے										
	آخر شش 1، م 14ء حصہ	مجموعی قرضے		تجارتی مالکاری		جاری سرمایہ		معیذ سرمایہ کاری		
		م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	م 13ء	م 14ء	
نجی کاروبار	100.0	146.5	271.8	14.1	55.1	108.7	165.4	23.7	51.4	
الف) اشیا سازی	58.9	94.0	165.0	11.0	30.5	70.8	96.0	12.1	38.5	
جس میں										
غذا اور مشروبات	12.3	3.7	20.9	6.4	7.8	-11.7	2.3	9.0	10.8	
جس میں										
خوردنی تیل	1.5	-9.7	7.5	-4.3	6.2	-5.6	1.2	0.1	0.1	
چاول	3.0	23.7	40.8	6.0	9.8	17.6	30.0	0.1	0.9	
چینی	3.8	-16.8	-23.9	2.9	-2.4	-23.8	-28.0	4.1	6.5	
بکری	0.6	1.1	3.9	0.3	-0.3	0.8	4.1	0.0	0.1	
مشروبات	0.8	0.6	3.9	0.7	-0.2	-0.3	4.5	0.2	-0.4	
ٹیکسٹائل	22.5	65.2	100.0	5.7	13.9	55.6	80.5	3.9	5.6	
جس میں										
اسپننگ	9.6	39.4	49.2	5.0	0.0	35.7	51.9	-1.2	-2.8	
ویونگ	4.0	6.2	21.0	1.2	2.0	3.9	13.2	1.1	5.7	
فٹنگ	3.8	10.9	19.3	-1.6	5.3	8.3	10.3	4.2	3.7	
سینٹ	2.0	-7.8	0.4	-3.0	-0.9	-2.1	-5.2	-2.7	6.4	
ب) بجلی	9.5	9.6	31.5	0.6	2.4	5.4	22.3	3.6	6.8	
ج) کامرس	8.8	12.4	34.1	-0.4	12.2	9.3	22.5	3.5	-0.6	
د) دیگر*	22.8	30.5	41.3	2.9	10.0	23.2	24.6	4.5	6.7	
11 الگ الگ راؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے اعداد کا مجموعہ ضروری نہیں ٹیک ٹیک آئے۔										
* زراعت، مانی گیری، کانگنی، جہاز کشی، تعمیرات، ہول، ٹرانسپورٹ، ریل اسٹیٹ، تعلیم، صحت، کمیونٹی اور دیگر										
ماخذ: بینک دولت پاکستان										

میں اضافہ اور خوردہ دکانوں کا بڑھتا ہوا کاروبار تھا۔¹⁸

تجارتی مالکاری میں وسیع البیاد اضافہ: تجارتی مالکاری کے شعبے کے اندر زیادہ تر اضافہ درآمدی مالکاری کی بنا پر ہوا (شکل 3.5 ب)۔ مختلف درآمد شدہ اشیا کی بڑھی ہوئی طلب اور پاکستانی روپے کی قیمت میں کمی اہم عوامل تھے۔ نجی شعبے نے بجلی کی مشینری درآمد کرنے اور کامرس اور خرید و فروخت کے لیے م 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بہت قرضہ لیا۔¹⁹ بجلی کی پیداوار اور موسم سرما میں سی این جی کی شدید قلت کو پورا کرنے

18 بڑے شہروں میں بڑے خوردہ اسٹور کھلنے کی وجہ سے خوردہ خرید و فروخت میں نمایاں تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ مزید یہ کہ یہ اسٹور بینکاری شعبے سے بھی مربوط ہیں کیونکہ ادائیگی کے لیے ڈیبٹ اور کریڈٹ کارڈ کثرت سے استعمال ہو رہے ہیں۔ بینکاری نظام سے اس رابطہ ضبط کی وجہ سے خوردہ اسٹوروں کو اپنے کاروبار میں توسیع کے لیے بینکاری مالکاری استعمال کرنے میں مدد ملتی ہے۔

19 م 14ء کی پہلی ششماہی میں بجلی کی مشینری (ریفریجریٹر، فریزر، جزیئر، واشنگ مشین وغیرہ) کی درآمدات 535.4 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ گذشتہ برس اسی مدت میں 403.1 ملین ڈالر تھیں (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

کے لیے پیٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں اضافہ ہوا۔²⁰

درآمدات کے علاوہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں برآمدی ماکاری کے قرضے بھی 27.6 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں یہ رقم 21.1 ارب روپے تھی۔ زیادہ تر اضافہ رعایتی ای ایف ایس قرضوں کی وجہ سے ہوا جو زیر جائزہ مدت کے دوران 20.3 ارب روپے بڑھ گئے۔ مزید تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ برآمد کنندگان نے چاول، کپاس اور ٹیکسٹائل کی مصنوعات کے لیے ای ایف ایس کے تحت قرضہ لیا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، اس کا سبب چاول کی بہتر پیداوار اور چین سے کپاس کی طلب تھی۔

معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بہتری: نجی شعبے کے قرضوں میں سال کی پہلی ششماہی کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضوں (ایک سال سے زیادہ میعاد کے قرضے) میں اضافہ خوش آئند ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں یہ اضافہ وسیع البینا تھا۔²¹

● م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈیری کے شعبے کے اہم کرداروں نے مصنوعات میں تنوع پیدا کرنے، توانائی کے متبادل ذرائع میں سرمایہ کاری اور اپنی موجودہ پیداواری استعداد بڑھانے کے لیے قرضے لیے۔²²

● سینٹ کے شعبے نے معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے کیونکہ سینٹ کی بعض صف اول کی کمپنیاں پیداواری استعداد میں اضافہ کر رہی ہیں۔²³

● م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران کاغذ اور گتے کی صنعت کو قرضوں میں اضافہ ہوا کیونکہ یہ شعبہ توانائی کے مستقل بحران سے نمٹنے کے لیے متبادل فیول پلانٹس، بوائلرز میں سرمایہ کاری کر رہا ہے۔²⁴

● م س 14ء کی پہلی ششماہی میں چینی کی کئی ملوں نے گنے کے باگاس سے بجلی پیدا کرنے کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضے لیے۔

● ٹیکسٹائل ویونگ نے بی ایم آر (balancing, modernization and replacement) کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضے استعمال کیے تاکہ یورپی یونین تک ترجیحی رسائی (جی ایس پی پلس حیثیت) سے فائدہ اٹھایا جاسکے۔

● بجلی کے شعبے نے نئے پاور پراجیکٹس قائم کرنے اور پرانے یونٹوں کو اپ گریڈ کرنے کے لیے معینہ سرمایہ کاری قرضے استعمال کیے۔

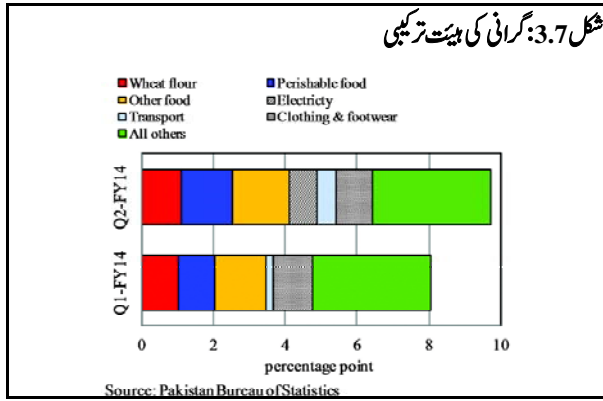
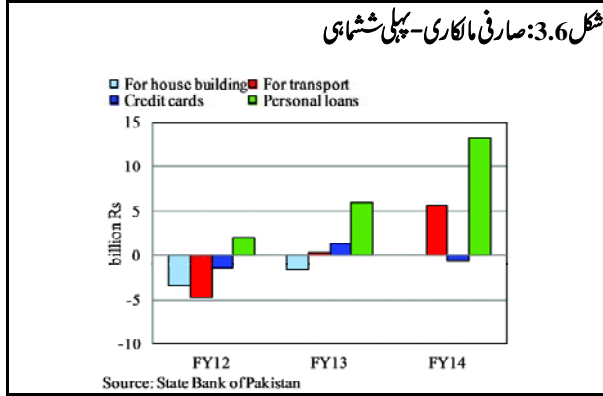
20 م س 14ء کی پہلی ششماہی میں پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات 6.7 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئیں جبکہ پچھلے سال کی اس مدت میں 6.2 ملین میٹرک ٹن تھیں (ماخذ: پاکستان دفنہ شریات)۔

21 ڈیری کاغذ اور گتے، سینٹ، الو، اورغولاد، ٹیکسٹائل کی ویونگ اور فشنگ اور برقی آلات کے شعبوں میں معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں پچھلے برس کے اسی عرصے کی نسبت کمی قدر اضافہ ہوا۔

22 اینگرو فوڈ کراچی میں اپنے برانڈ ”مہرک“ کے ذریعے کراچی کی دودھ کی منڈی میں داخل ہوا۔ اس نے شہر میں چند خوردہ فروشی کی دکانیں بھی کھولیں۔ دوسری جانب ٹیسٹ اپنی پیداواری استعداد بڑھانے کے راستے پر گامزن ہے۔

23 مثال کے طور پر عسکری سینٹ اور لکی سینٹ۔

24 سپر ہی ہینڈ ز اور پیکیجز نے کاغذ کی پیداوار میں خشک کرنے کے عمل کے لیے کولے کے بوائلر نصب کیے ہیں۔ یہ دلچسپ امر ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بوائلرز کی درآمد 34.7 ملین ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 9.2 ملین ڈالر تھی۔



خالص واپسی کے طویل عرصے کے بعد صارفی مالکاری نے نومبر 2012ء میں پھر رفتار پکڑی۔ یہ رجحان م س 14ء کی پہلی ششماہی میں جاری رہا (شکل 3.6)۔ صارفی مالکاری کی ہیئت ترکیبی سے ظاہر ہے کہ یہ بحالی زیادہ تر ذاتی قرضوں کی بنا پر ہوئی جن میں م س 14ء کی پہلی ششماہی میں 13.0 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ مزید تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری شعبے کے ایک کمرشل بینک نے اپنی سیلری لون اسکیم اور کیش اینڈ گولڈ اسکیم شروع کی جو ذاتی قرضوں کو بڑھانے میں اہم عنصر ثابت ہوا۔ ذاتی قرضوں کے علاوہ گاڑیوں کے قرضے بھی حالیہ مہینوں کے دوران بڑھ گئے کیونکہ ایک نجی بینک نے اپنی آٹو فنانسنگ کی سہولت کی سرگرمی سے بازار کاری شروع کی۔ اس بینک نے ایک قطعہ وار (segmented) بازار کاری کا انداز اپنایا جو بہت کامیاب رہا۔²⁵

3.4 گرانی

م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی بڑھتی رہی اور دوران سہ ماہی 9.7 فیصد تک پہنچ گئی جبکہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 8.1 فیصد تھی۔ مجموعی طور پر یہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 8.9 فیصد ہو گئی جبکہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 8.3 فیصد تھی۔ سہ ماہی تجزیے سے ظاہر ہے کہ جیسا کہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں دیکھا گیا تھا، گندم کے آٹے کی قیمتوں میں اضافہ اور جی ایس ٹی کی شرح کا بڑھنا دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی میں اضافے کا باعث بننا رہا۔ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں کئی قسم کا دباؤ پیدا ہوا جس کا سبب بجلی کے نرخوں اور ایندھن کی قیمتوں میں اضافے اور تلف پذیر غذائی اشیاء کی بدتر ہوتی رسد تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ تلف پذیر غذائی اشیاء، بجلی کی قیمت اور ٹرانسپورٹ گروپ کا گرانی پر مجموعی اثر دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر 28.3 فیصد ہو گیا جبکہ پہلی سہ ماہی میں 15.1 فیصد تھا (شکل 3.7)۔ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں تلف پذیر غذائی اشیاء کا اثر جدول 3.7 میں دیکھا جاسکتا ہے۔

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں قوزی گرانی کے دونوں پیمانوں (تراشیدہ اور غیر غذائی غیر توانائی) میں 8.4 فیصد کے آس پاس استحکام نظر آیا۔ یہ شرح م س 13ء کی پہلی ششماہی میں دیکھی گئی قوزی گرانی سے خاصی پست ہے۔ تاہم تراشیدہ قوزی گرانی م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر

²⁵ گاڑیوں کی مالکاری کے لیے بینک وار قرضوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 14ء کی پہلی ششماہی میں گاڑیوں کی مالکاری میں 30.0 فیصد اضافہ بیگوں کی وجہ سے ہوا۔

جدول 3.7: گرانائی لحاظ صارف اشاریہ قیمت (سال بسال)					
فیصد					
مصارف		مصارف		مصارف	
غذائی گرانائی		غذائی گرانائی		غذائی گرانائی	
تراشیدہ	غیر غذائی غیر توانائی	تلف پذیر	مجموعی	مصارف	مصارف
10.6	10.9	9.7	8.4	9.1	پہلی سہ ماہی
9.2	9.9	-7.3	6.3	7.5	دوسری سہ ماہی
9.9	10.4	1.2	7.3	8.3	پہلی ششماہی
9.2	9.5	-4.6	7.3	7.3	تیسری سہ ماہی
7.0	8.2	9.6	6.6	5.6	چوتھی سہ ماہی
8.1	8.9	2.5	6.9	6.5	دوسری ششماہی
7.8	8.5	15.2	9.1	8.1	پہلی سہ ماہی
9.0	8.4	25.4	10.7	9.7	دوسری سہ ماہی
8.4	8.4	20.3	9.9	8.9	پہلی ششماہی

ماخذ: بینک دولت پاکستان

9.0 فیصد ہوگئی جبکہ م س 14ء کی پہلی سہ ماہی میں 7.8 فیصد تھی (جدول 3.7)۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں تراشیدہ گرانائی میں بجلی کے نرخ شامل تھے جو م س 14ء کی پہلی سہ ماہی کی صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں موجود نہ تھے (جدول 3.7)۔²⁶ تاہم غیر غذائی غیر توانائی قوزی گرانائی م س 14ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پچھلی سہ ماہی کی نسبت تقریباً مستحکم رہی۔

تلف پذیر غذائی اشیاء کی گرانائی

تلف پذیر غذائی اشیاء (خصوصاً پیاز، ٹماٹر اور تازہ سبزیاں) کی گرانائی کا دباؤ دوسری سہ ماہی میں شدید تر ہو گیا جب آلو کی قیمت میں تیزی سے اضافہ ہوا۔²⁷ نومبر 2013ء میں آلو اور ٹماٹر کی قیمتیں بلند ترین سطح پر پہنچ گئیں (شکل 3.8)۔²⁸ آلو کی قیمت میں یہ بھاری اضافہ کٹائی میں تاخیر کی وجہ سے ہو خصوصاً پنجاب میں۔²⁹ اسی طرح دوسری سہ ماہی میں ٹماٹر کی رسد میں بھارت سے درآمدات مست ہونے کی وجہ سے مسائل پیدا ہوئے۔³⁰

تاہم تازہ فصلوں کی آمد کے بعد دسمبر 2013ء میں یہ صورت حال بہتر ہوئی اور عمومی گرانائی سال بسال کم ہو کر 9.2 فیصد ہوگئی جبکہ نومبر 2013ء میں دو ہندسی سطح کو چھو چکی تھی۔³¹

26 تراشیدہ اوسط قوزی گرانائی ص ا ق باسکٹ سے کچھ اشیاء خارج کر کے نکالی جاتی ہے اور 10 فیصد مجموعی وزن کے ساتھ بلند ترین اور پست ترین گرانائی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تراشیدہ ص ا ق باسکٹ ہر ماہ تبدیل ہوتی ہے۔

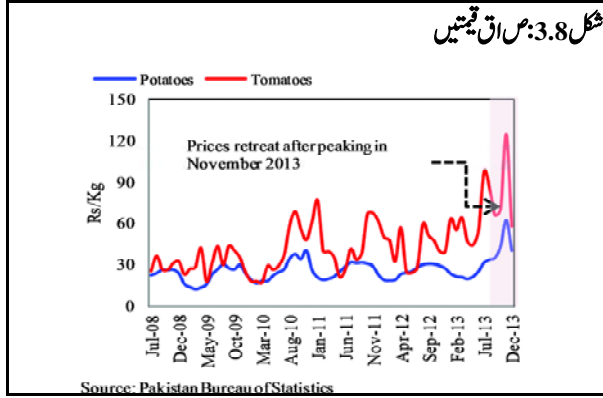
27 پیاز، ٹماٹر، تازہ سبزیوں اور آلو کی صارفی قیمتوں میں اس اضافے کا سال بسال عمومی گرانائی میں حصہ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں 14.7 فیصد تھا جبکہ پچھلی سہ ماہی میں 12.6 فیصد تھا۔

28 نومبر 2013ء میں آلو کی صارفی قیمتیں 62.3 فی کلو تک پہنچ گئیں۔

29 اس سال ناسازگار موسم کی وجہ سے آلو کی کاشت وقت پر شروع نہ ہو سکی۔ اس کے نتیجے میں کٹائی میں تاخیر ہوئی اور منڈی میں رسد کی قلت ہوگئی۔

30 بے موسم کی بارشوں کے بعد بھارت میں ٹماٹر کی قیمتوں میں اضافے سے پاکستان کو اس کی برآمد کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

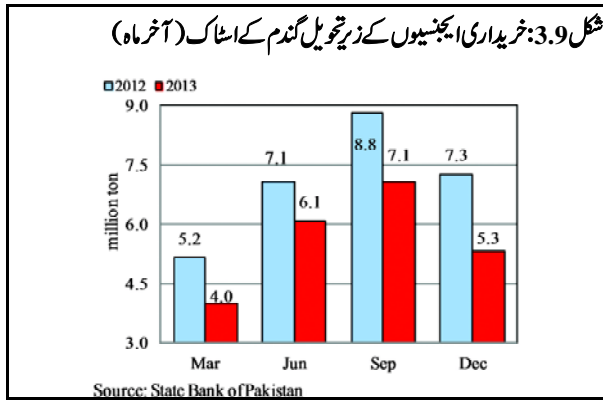
31 تازہ فصلوں کی آمد دسمبر 2013ء میں تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتوں میں گذشتہ ماہی نسبت 25.6 فیصد کی پرچھ ہوئی۔ اگر دسمبر 2013ء میں تلف پذیر غذائی اشیاء کی قیمتیں کم نہ ہوتیں تو م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اوسط سال بسال عمومی گرانائی اصل 9.7 فیصد تک ندرتی اور بڑھ کر 10.4 فیصد ہو جاتی۔



گندم اور گندم کے آٹے کی قیمتوں میں

اضافہ

مہ 14ء کی پہلی ششماہی میں گندم کے آٹے کی گرانی میں 25.3 فیصد کا بھاری اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں یہ شرح 8.3 فیصد تھی۔ صرف گندم کا آٹا مہ 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی میں 1.1 فیصدی درجے اضافے کا باعث بنا جو مجموعی اضافے کا 11.6 فیصد ہے۔ یہ اضافہ گندم کی عالمی قیمتوں میں زوال کے رجحان کے باوجود ہوا۔³²



مہ 14ء کی پہلی ششماہی میں گندم، گندم کے آٹے اور متعلقہ مصنوعات کی قیمت میں اضافہ گذشتہ برس گندم کی ہدف سے کم پیداوار سے منسوب کیا جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں حکومت کے زیر تحویل اسٹاک میں کمی ہوئی (شکل 3.9)۔ مزید برآں، یہ خدشات ہیں کہ حکومت اس سیزن میں (اپنے اسٹاک بڑھانے کے لیے) گندم کی خریداری کا

ہدف حاصل نہ کر سکے کیونکہ امدادی قیمتیں کاشتکاروں کے لیے بے کشش سمجھی جا رہی ہیں۔³³ اس سلسلے میں تجرباتی شواہد سے ظاہر ہے کہ گندم اور گندم کے آٹے کی گرانی میں اضافہ اجرتوں کے بڑھنے کی وجہ سے لاگتی گرانی (cost push) کو تحریک دے سکتا ہے۔³⁴

مقررہ قیمتوں میں اضافہ

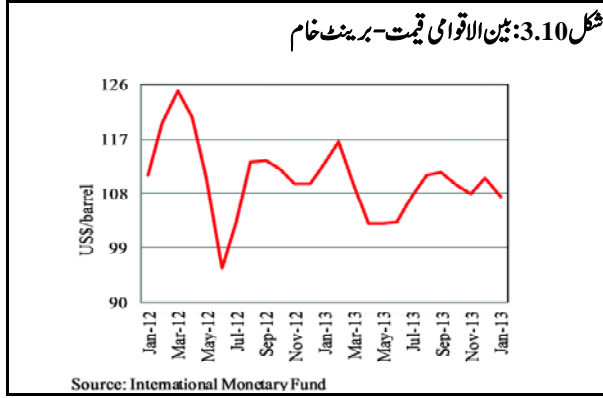
حکومت کی مالیاتی استحکام کی کوششوں کے سلسلے میں گھریلو صارفین کے لیے بجلی کے نرخ آکٹوبر 13ء میں 15.8 فیصد بڑھا دیے گئے۔³⁵ جیسا کہ توقع تھی اس سے مہ 14ء کی دوسری سہ ماہی میں عمومی گرانی کو تحریک ملی، صرف یہ اضافہ اس سہ ماہی میں گرانی کو 8.1 فیصد بڑھانے کا سبب بنا۔

³² گندم کی عالمی قیمت وسط جنوری 2014ء میں اپنی چار سالہ پست ترین سطح 207 ڈالر فی میٹرک ٹن تک پہنچ گئی۔

³³ وفاقی حکومتوں نے اپنی گندم کی امدادی قیمت پچھلے سال کی سطح 1200 روپے فی کلوگرام پر رکھی ہے جبکہ منڈی میں موجودہ قیمت 1600 روپے فی کلوگرام ہے۔ اس سے کاشتکاروں کو اپنی فصل حکومت کو بیچنے کی ترغیب نہیں ملتی جس سے حکومت کے لیے فصل کی آمد کے بعد گندم کے ذخائر بڑھانے میں دشواریاں ہو سکتی ہیں۔

³⁴ لیبر کی لاگت معیشت کے اشیاء ساز اور خدمات کے شعبوں میں مجموعی پیداواری لاگت کی لگ بھگ ایک چوتھائی ہے [ماخذ: چوہدری، اے، نعیم، ایس، نعیم، اے، ضیف، ندیم اور پاشا، ایف (2011)؛]، باضابطہ شعبے میں نرخ کی دریافت: ابتدائی نتائج، ایک ترقی پذیر ملک سے، ایس بی بی ورکنگ پیپر نمبر 42۔

³⁵ 200 کلوواٹ آور ماہانہ استعمال کرنے والے گھریلو صارفین کے لیے بجلی کے نرخ 15.5 تا 23.8 فیصد کی حدود میں بڑھا دیے گئے۔ پاکستان دفتر شریات کے شائع کردہ اعداد و شمار میں یہی نرخ آکٹوبر 2013ء سے صاف باسکٹ میں تمام شہروں پر (اوسطاً 15.82) لاگو کیے گئے ہیں۔ تاہم کے ای (سابق کے ای ایس سی) کراچی کے صارفین کو بلوں پر آکٹوبر 2013ء سے پہلے کے نرخ دکھائی رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بڑھے ہوئے نرخ کراچی کو خارج کر کے شہری قیمتوں کے اعداد و شمار میں شامل کیے گئے ہوں گے۔



مزید یہ کہ حکومت نے اگست 2013ء میں کمرشل اور صنعتی استعمال کنندگان کے لیے بجلی کے نرخ 23.7 فیصد بڑھا دیے۔ اس سے بھی دوران سہ ماہی عمومی قیمتوں کی سطح میں اضافہ ہوا۔³⁶

بجلی کے نرخوں کے علاوہ پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں بھی اکتوبر 2013ء میں بڑھائی گئیں۔ اس کے ہمراہ سی این جی کے نرخوں میں نومبر 2013ء میں کمی کی بنا پر پست بنیاد م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ایندھن کی قیمتوں کے تیزی سے بڑھنے پر متحج ہوئی۔³⁷

اجناس کی عالمی قیمتیں پست رہیں

مثبت پہلو یہ ہے کہ م س 14ء کی پوری پہلی ششماہی میں اجناس کی عالمی قیمتیں کم کم رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں اجناس کی عالمی قیمتیں کسی قدر گر گئیں جبکہ پہلی سہ ماہی میں تھوڑا اضافہ ہوا تھا۔ مزید یہ کہ م س 14ء کی دوسری سہ ماہی میں ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قیمت 0.7 فیصد بڑھ گئی جبکہ پہلی سہ ماہی میں 6.0 فیصد گری تھی۔ مستحکم روپے اور پست عالمی قیمتوں کی بنا پر درآمد شدہ گرانی اور شرح مبادلہ کے اثر کی منتقلی آئندہ سازگار رہنے کا امکان ہے (شکل 3.10)۔

گرانی کا منظر نامہ

م س 14ء کی پہلی ششماہی میں گرانی کا باعث بننے والے بعض عوامل میں نرمی آنا شروع ہو گئی ہے۔ مثال کے طور پر پاکستانی روپے پر دباؤ کم ہو گیا ہے جبکہ تلف پذیر غذائی اشیاء کے نرخ اور اجناس کی عالمی قیمتوں کو گرانی کو نیچے رکھنے میں کردار ادا کرنا چاہیے۔ مزید یہ کہ تازہ ترین انسٹیٹ بینک آئی بی اے اعتماد صارفین اور گرانی کی توقعات سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ مقررہ قیمتوں خصوصاً خوردہ تیل کے نرخوں اور ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے میں استحکام کی بنا پر گرانی کی توقعات کم ہوں گی۔³⁸ غذائی گرانی کے استحکام نے جنوری 2014ء میں سال بسال عمومی گرانی کو کم کر کے 7.9 فیصد کر دیا جبکہ دسمبر 2013ء میں یہ 9.2 فیصد تھی۔ ان عوامل کی بنیاد پر ہمارا تخمینہ ہے کہ م س 14ء کے دوران گرانی 8.5 اور 9.5 فیصد کی حدود میں رہے گی۔ تاہم خطرات ہیں کہ حکومت گیس کے نرخوں میں اضافے کا اعلان کر سکتی ہے جس کی توقع جنوری 2014ء میں کی جا رہی تھی۔ گیس کے نرخوں میں درکار اضافے سے گرانی پر دباؤ پڑے گا کیونکہ گھریلو گیس کے نرخ صارف اشاریہ قیمت باسکٹ میں نمایاں ہیں۔

36 ان نتائج کی تصدیق انسٹیٹ بینک کے باضابطہ تعین نرخ سروے (ایشیاسازی اور خدمات) سے بھی ہوتی ہے جس سے تصدیق ہوتی ہے کہ توانائی کی قیمتوں میں اضافہ 3 سے 9 ماہ کے اندر پیداواری قیمتوں کا حصہ بن جاتا ہے۔ چوہدری، اے، نعیم، ایس، نعیم، اے، حنیف، ندیم اور پاشا، الیف (2011ء)، ”باضابطہ شعبے میں نرخ کی دریافت: ابتدائی نتائج، ایک ترقی پزیر ملک سے“، ایس بی پی ورکنگ پیپر نمبر 42۔

37 عدالت عظمیٰ کے اس حکم کے بعد جس میں سی این جی کی قیمتوں کے تعین کے اس وقت کے طریقہ کار پر اعتراض کیا گیا تھا، سی این جی کی قیمتوں میں کمی ہوئی اور نومبر 2012ء میں مجموعی گرانی کم ہوئی۔

38 تفصیلات کے لیے دیکھئے انسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 13ء خصوصی سیکشن 4.1۔